الجامعة البنوریۃ العالمیۃ — دار الافتاء والقضاء

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

Name : **Parvez Ahmad** Serial No : **24627** MODE: **Regular**

Address : Date : **2/18/2015**

Subject : **تقلید** Contact No:

Writer : عطاء اللہ Email :

Rsoolullah s.w ky jmany me to koi firka na tha .hajrat abu baqar r.a. Hajrat umar r.a .Hajrat usman r.a. Hajrat ali r.a ke jamany tak to koi firqa na tha.na hamary Rsoolullah s.a.w ny koi pesongoi ki . Ki mere bad 4 imam ayengy unhi ke pichy ho lena.agar aysa hota to kya hamary sahaba se woncha muqam hai inka.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو کوئی فرقہ نہ تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے تک تو کوئی فرقہ نہ تھا، اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی پیش گوئی کی کہ میرے بعد چار امام آئیں گے انہی کے پیچھے ہو لینا اگر ایسا ہوتا تو کیا ہمارے صحابہ سے اونچا مقام ہے ان کا؟!

الجواب حامداً ومصلیاً

چار ائمہ رحمہم اللہ کا باہمی اختلاف قرآن وسنت کی نصوص کے اختلاف کی بناء پر ہے اور یہ محض فروعی اور اجتہادی اختلاف ہے جس کی نظائر خود زمانۂ نبوت میں بھی ملتی ہیں چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ بنو قریظہ پر حملہ کیلئے صحابہ کرام کو روانہ فرمایا، اور ہدایت فرمائی کہ عصر کی نماز فلاں جگہ جاکر پڑھنا، نماز عصر کا وقت وہاں پہنچنے سے پہلے ختم ہونے لگا تو صحابہ رضی اللہ عنہم کی دو جماعتیں ہوگئیں ایک نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پہنچ کر نماز عصر پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اس لئے خواہ نماز قضاء ہوجائے مگر وہاں پہنچ کر ہی نماز پڑھیں گے دوسرے فریق نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشائے مبارک تو یہ تھا کہ ہم غروب سے پہلے پہلے وہاں پہنچ جائیں، جب نہیں پہنچ سکے تو نماز قضا کرنے کا کوئی جواز نہیں، بعد میں یہ قصہ بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کی تصویب فرمائی اور کسی پر ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا، دونوں نے اپنے اپنے اجتہاد کے مطابق منشائے نبوی ؐ کی تعمیل کی، اگرچہ ان کے درمیان جواز وعدم جواز کا اختلاف بھی ہوا، اسی طرح تمام مجتہدین اپنی اجتہادی صلاحیت کے مطابق منشائے شریعت ہی کی تعمیل کرنا چاہتے ہیں مگر ان کے درمیان اختلاف بھی ہوجاتا ہے معلوم ہوا کہ نصوصِ قرآن وحدیث سے مختلف نتائج اخذ کرنے میں اختلاف حضرات صحابہ کرام کے زمانہ سے ہے اور امت کے اس قسم کے اختلاف کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت قرار دیا ہے اور دین کا قیامت تک برقرار رہنا بھی اسی اجتہادی اختلاف اور ذہنیت

(جاری ہے)

کا نتیجہ ہے اس اختلاف کو کفر و اسلام کا اختلاف سمجھ لینا یا اس کو اسلام کیلئے نقصان
دہ سمجھنا اختلاف کی حقیقت اور اس کی مختلف نوعیتوں سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے،
اس سلسلہ میں "رحمۃ الامۃ" وغیرہ کتب ـــــــ پڑھنے کی ضرورت ہے ان شاء
اللہ مفید رہے گا۔

فی صحیح البخاري: عن ابن عمر قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الأحزاب: لا یصلینّ أحد العصر الا فی بنی قریظة فأدرك بعضهم العصر فی الطریق فقال بعضهم لا نصلی حتی نأتیها وقال بعضهم بل نصلی لم یُرد منا ذلك فذکر ذلك للنبی صلّی اللہ علیه وسلم فلم یعنّف واحداً منهم. (ج ۲ ص ۵۹۱).

وفی حجة اللہ البالغة: ومنها أن أکثر صور الاختلاف بین الفقهاء لا سیما فی المسائل التی ظهر فیها أقوال الصحابة فی الجانبین کتکبیرات التشریق (الی قوله) ونحو ذلك انما هو فی ترجیح أحد القولین. وکان السلف لا یختلفون فی أصل المشروعیة وإنما کان خلافهم فی أولی الأمرین (الی) وقد عللوا کثیراً من هذا الباب بأن الصحابة مختلفون وأنهم جمیعاً علی الهدی و لذلك لم یزل العلماء یجوزون فتاوی المفتین فی المسائل الاجتهادیة الخ. (ج ۱ ص ۱۵۸).

وفی الدر المختار: وعلم بأن الاختلاف من آثار الرحمة فمهما کان الاختلاف أکثر کانت الرحمة أوفر الخ (۱/۶۸).

وفی الشامیة: تحت (قوله من آثار الرحمة) فإن اختلاف أئمة الهدی توسعة للناس کما فی أول التتارخانیة، وهذا یشیر إلی الحدیث المشهور علی ألسنة الناس وهو "اختلاف أمتی رحمة" قال فی المقاصد الحسنة: رواه البیهقی لبسند منقطع عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما بلفظ قال رسول اللہ صلّی اللہ علیه وسلم: (الی) "واختلاف أصحابی لکم رحمة" أورده ابن الحاجب فی المختصر بلفظ "اختلاف أمتی رحمة للناس" الخ. ج ۱ ص ۶۸). واللہ أعلم.

عطاء اللہ عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی ۱۶
۲۱، شعبان، ۱۴۳۶ھ

11/6/15

الجواب صحیح
[signature]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۲ / ۸ / ۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
[signature]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۲ شعبان ۱۴۳۶ھ